مین کہا بھی ہے اکبر مرحوم کی اس طنز مین وہ شدت دکھائی نہین دیتی جو اس زمانے مین تھی اور یہ ممکن ہے کہ مجید لاہوری ۔ سید محمد جعفری ضمیر جعفری اور حاجی لق لق کے ان طنزیہ اشعار مین بھی کچھ عرصے کے بعد وہ شدت باقی نہ رہے جو آج کے ہنگامی حالات مین موجود ہے ۔ پھر بھی طنز کی یہ رو صحافتی طنزیہ شاعری سے یقیناً مختلف ہے کہ موخرالذکر تو بعض ہنگامی واقعات سے متعلق ہوتی ہے اور مقدم الذکر ان رجحانات پر اپنی اساس استوار کرتی جو ہنگامی واقعات کے پس پشت ہوتے ہیں چنانچہ یہ نسبتاً زیادہ عرصہ زندہ رہتی ہے ۔

دوسری جنگ عظیم اور تقسیم ہند کے باعث ہمارے معاشرے مین بعض نئے رجحانات نے جنم لیا ہے ۔ اقتصادی بد حالی مہاجر اور الاٹمنٹ کے قضیے ۔ سیاسی زندگی کے شدید جزرومد اور بین الاقوامی معاملات مین دو عظیم قوتون کے مابین ایک "سرد جنگ" نے فضا مین ایک ایسی سیمابی کیفیت پیدا کردی ہے جو یقیناً ہمارے معاشرے کے لئے بالکل نئی ہے ۔ چنانچہ ہمارے بعض طنزنگار شعرا نے ایک نئے طنزیہ لہجہ سے ملکی اور بین الاقوامی بے اعتدالیون کو منظر عام پر لانے کی سعی کا آغاز کردیا ہے اور جہان کسی زمانے مین لپ سٹک پاؤڈر بے پردگی ڈارون کا نظریہ سکول اور کالج کے معاملات پر ہنسی کو تحریک ملتی تھی وہان آج الاٹمنٹ رضائی لیڈر پگڑی ایٹم بم سیفٹی ایکٹ راشننگ چوربازاری ووٹ ٹریفک اور رشوت ستانی کو ہدف طنز بنایا جا رہا ہے طنز کی اس رو کا ہلکا سا اندازہ ان چند نمونون سے ہو سکتا ہے :-